میں مرتضوی ہوں

میں مرتضوی ہوں میں مرتضوی ہوں
سد شکر کہ میں شامی سیاست سے بری ہوں

کہتا ہے خدا میں تھا چھپا ایک خزانہ
حیدرؑ کے ذریعے مجھے پہچانا زمانہ
تم لوگ جو ہو مومنو میں بھی تو وہی ہوں

حیدرؑ کو خدا کہنے پہ کافر ہے نصیری
پر پیار بہت آتا ہے جب دکھتا ہے وہ بھی
اے مسلمو میں بندۂ درگاہِ علیؑ ہوں

نہ دولتِ دنیا ہے نہ ہے درہم و دینار
ہے دل میں میرے آلِ محمدؐ کا بہت پیار
سب لوگ ہیں کنگال بس اِک میں ہی غنی ہوں

یہ بات ہی سچ ہے نہ فسانہ نہ کہانی
عباسؑ کے مرقد سے ہی اب بٹتا ہے پانی
آتی ہے صدا ہاں میں سخی ابنِ سخی ہوں

331

جب آتا ہے سائل کوئی غازیؑ کے علم پر
پرچم کا پھریرا بھی یہی کہتا ہے بڑھ کر
میں سایۂ دامانِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں

فضہؑ نے کبھی عرش کی نعمات منگا لیں
یہ بول کے قرآن کی آیات منگا لیں
میں بھی تو درِ فاطمہ زہراؑ کی پلی ہوں

کہتی ہے بصد فخر یہی حیدری تلوار
میرا کوئی دنیا میں مقابل نہیں زنہار
ہر وقت میں اللہ کے ہاتھوں میں رہی ہوں

حیدرؑ سے محبت ہے تو قرآں ہے میرا دوست
جبرئیلؑ میرا دوست ہے رضواں ہے میرا دوست
ماجدؔ میں فقیرِ درِ درگاہِ علیؑ ہوں